

جلیل القدر تابعی، امام ثابت بن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں:



كَانَ أَنَسٌ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، قَامَ خَلْفَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مُصْحَفٌ، فَإِذَا تَعَايَا فِي شَيْءٍ فَتَحَ عَلَيْهِ .
”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو آپ کے پیچھے ایک غلام قرآن پاک لے کر کھڑا ہوتا۔ جب آپ کسی آیت میں بھولتے، تو غلام آپ کو لقمہ دے دیتا۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 212/3، وسندہ صحیح)

سوال ۹: بچوں کی صف کہاں ہونی چاہیے؟

جواب: سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں نبی ﷺ کی نماز سکھاتا ہوں۔ انہوں نے اپنی قوم کو جو نماز پڑھائی، اس کی صف بندی یوں ہوئی تھی:

فَصَفَّ الرِّجَالُ فِي أَذْنَى الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانُ خَلْفَهُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءُ خَلْفَ الْوِلْدَانِ .
”انہوں نے مردوں کو سب سے پہلی صف میں کھڑا کیا، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 343/5، وسندہ حسن)

سوال ۱۰: حدیث میں وارد الفاظ «فِيهَا وَنِعْمَتٌ» کا کیا معنی ہے؟

جواب: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) لکھتے ہیں:

حَكَى الْأَزْهَرِيُّ أَنَّ قَوْلَهُ: «فِيهَا وَنِعْمَتٌ» مَعْنَاهُ: فَإِلَّا السُّنَّةَ أَخَذَ، وَنِعْمَتِ السُّنَّةِ، قَالَهُ الْأَصْمَعِيُّ، وَحَكَاهُ الْخَطَّابِيُّ أَيْضًا .

”ازہری نے بیان کیا کہ حدیث کے ان الفاظ کا معنی یہ ہے کہ اس شخص نے سنت پر

عمل کیا اور یہ سنت بہت عمدہ ہے۔ اس معنی کو اصمعی نے بیان کیا اور اسے خطابي نے بھی نقل کیا ہے۔“ (التلخیص الحبیر: 67/2، تحت الحدیث: 655)

سوال ۱۱: سیدنا عبداللہ بن مسعود کا قول [أَخْرَوْهُنَّ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللَّهُ] بلحاظ سند کیسا ہے؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ قول بلحاظ سند ”ضعیف“ ہے۔

یہ معجم کبیر طبرانی (9/295، ح: 9484، 9/296، ح: 9485) میں ذکر ہوا ہے۔ اس کی سند میں (سلیمان بن مہران) اعمش اور (ابراہیم بن یزید) نخعی راوی دونوں ”مذلس“ ہیں اور بصیغہ ”عن“ روایت کر رہے ہیں۔ یہ مسلم اصول ہے کہ ”ثقة مذلس“ صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ ”عن“ سے روایت کرے تو وہ ”ضعیف“ ہوتی ہے، تا وقتیکہ سماع کی تصریح مل جائے۔

سوال ۱۲: شرعی حدود کا نفاذ کون کرے گا؟

جواب: شرعی حدود کا نفاذ خلیفہ یا مسلمان حکمران کا کام ہے، عوام کو حدود نافذ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر یہ کام عوام اپنے ہاتھ میں لے لے، تو فساد فی الارض ہے اور اس کے بہت بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

مشہور مفسر، علامہ قرطبی رحمہ اللہ، سورہ نور کی آیت نمبر ۲ کے تحت لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ أَنَّ الْمُخَاطَبَ بِهَذَا الْأَمْرِ الْإِمَامُ، وَمَنْ نَابَ مَنَابَةً.

”یہ اتفاقی بات ہے کہ اس حکم (شرعی حدود کے نفاذ) کا مخاطب خلیفہ اور اس کے قائم

مقام شخص (مسلمان حکمران) ہے۔“ (تفسیر القرطبی: 12/161)

نیز فرماتے ہیں: اِنْفَقَ اِثْمَةُ الْفَتَوَى عَلَى اَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِاحِدٍ اَنْ يَقْتَصَّ